احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 5- مارچ 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 5- مارچ 1999ء - 16 ذی قعدہ 1419 ہجری - 5- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 51

قرآن کی سب سے بڑی سورۃ

حضرت رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا۔

کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں جب ہم باہر نکلنے لگے تو آپ نے فرمایا یہ سورۃ فاتحہ ہے۔ یہ سبع مثانی ہے اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الفضائل باب فضل فاتحہ الکتاب)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تمام محامد کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے۔ اور اس کی ذات کے لئے جو کمال تام حاصل ہے اس کو بوضاحت بیان فرماتا ہے۔ سو یہ مقصد الحمدللہ میں بطور اجمال آ گیا۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تمام محامد کاملہ اللہ کے لئے ثابت ہیں جو مستجمع جمیع کمالات اور مستحق جمیع عبادات ہے۔

دوسرا مقصد قرآن شریف کا یہ ہے کہ وہ خدا کا صانع کامل ہونا اور خالق العالمین ہونا ظاہر کرتا ہے اور عالم کے ابتداء کا حال بیان فرماتا ہے اور جو دائرہ عالم میں داخل ہو چکا اس کو مخلوق ٹھہراتا ہے۔ اور ان امور کے جو لوگ مخالف ہیں ان کا کذب ثابت کرتا ہے۔ سو یہ مقصد رب العالمین میں بطور اجمال آ گیا۔

تیسرا مقصد قرآن شریف کا خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرنا اور اس کی رحمت عامہ کا بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد لفظ رحمٰن میں بطور اجمال آ گیا۔

چوتھا مقصد قرآن شریف کا خدا کا وہ فیضان ثابت کرنا ہے جو محنت اور کوشش پر مترتب ہوتا ہے۔ سو یہ مقصد لفظ رحیم میں آ گیا۔

پانچواں مقصد قرآن شریف کا عالم معاد کی حقیقت بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد مالک یوم الدین میں آ گیا۔

چھٹا مقصد قرآن شریف کا اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن غیراللہ اور علاج امراض روحانی اور اصلاح اخلاق ردیہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد ایاک نعبد میں بطور اجمال آ گیا۔

ساتواں مقصد قرآن شریف کا ہر ایک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھہرانا اور تمام توفیق اور لطف اور نصرت اور ثبات علی الطاعت اور عصمت عن العصیان اور حصول جمیع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی طرف سے قرار دینا اور ان تمام امور میں اسی سے مدد چاہنے کے لئے تاکید کرنا ہے۔ سو یہ مقصد ایاک نستعین میں بطور اجمال آ گیا۔

آٹھواں مقصد قرآن شریف کا صراط مستقیم کے دقائق کو بیان کرنا ہے اور پھر اس کی طلب کے لئے تاکید کرنا کہ دعا اور تضرع سے اس کو طلب کریں۔ سو یہ مقصد اھدنا الصراط...... میں بطور اجمال کے آ گیا۔

نواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا انعام و فضل ہوا تا طالبین حق کے دل جمعیت پکڑیں۔ سو یہ مقصد صراط الذین انعمت علیھم میں آ گیا۔

دسواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خلق و طریق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا یا جو راستہ بھول کر انواع و اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے۔ تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں۔ سو یہ مقصد غیر المغضوب علیھم ولاالضالین میں بطور اجمال آ گیا ہے۔

یہ مقاصد عشرہ ہیں جو قرآن شریف میں مندرج ہیں جو تمام صداقتوں کا اصل الاصول ہیں۔ سو یہ تمام مقاصد سورۃ فاتحہ میں بطور اجمال آ گئے۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر1 ص 581- 585 حاشیہ نمبر11)

انوارِ قرآنی کے حصول کی عارفانہ راہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رقمطراز ہیں۔

"حضرت مسیح موعود کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے..... بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلّیٰ پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں۔ "یا اللہ تیرا کلام ہے۔ مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود جلد اول نمبر دوم صفحہ 12۔ مطبوعہ ہندوستان سٹیم پریس لاہور۔ ستمبر 1915ء)

کتاب اللہ کی اثر انگیزی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا چشمدید بیان ہے کہ۔

"میں نے حضرت مسیح موعود کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ آپ اپنے خدام کے ساتھ سیر کے لئے جا رہے تھے اور ان دنوں میں حاجی حبیب الرحمان صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستے کے ایک طرف بیٹھ گئے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف پڑھ کر سنایا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے"۔

(ذکر حبیب صفحہ 323-324 از حضرت مفتی صاحب۔ ناشر مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان دارالامان طبع اول دسمبر 1936ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر 12

امین کی جزا

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وہ خزانچی جس کو کسی مال پر امین بنایا گیا ہو اگر وہ دیے گئے حکم کے مطابق مال دیتا ہے اور پورا پورا اور خوشدلی اور بشاشت سے دیتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔ یعنی صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

(صحیح مسلم-کتاب الزکوٰۃ باب اجر الخازن الامین)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو دوسروں کے اموال کا نگران مقرر ہو اگر دیانت دار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والوں کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔

اب یہ ایک بہت ہی لطیف نصیحت ہے جسے بہت سے لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں اور میرے تجربے میں ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے جب اس بات کو نظر انداز کیا تو ان کی خساست خود ان کے نفس کے خلاف غالب آگئی۔ اور بہت سے مراتب سے وہ محروم رہ گئے۔ پس حضرت رسول اللہ ﷺ جس باریک نظر سے چیزوں کا مطالعہ فرماتے ہیں اور ہمارے سامنے کھول کھول کر رکھتے ہیں انہیں سمجھنے کے بعد غور کرنا چاہئے کہ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ لوگوں کا عام خیال ہے کہ جس کو حکم دیا جاتا ہے وہ کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ جاریہ کیسے ہو گیا۔ ایک آدمی کو آپ جو حکم دیتے ہیں وہ کرتا ہی ہے لیکن پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ ایسا کرے یہ ایک زائد شرط ہے۔

بعض لوگ جب یہ سنتے ہیں کہ فلاں شخص کو کچھ رقم دلوا دو تو ان کے نزدیک وہ شخص حق دار نہیں ہوتا اور میرے نزدیک حق دار ہوتا ہے۔ میرے نزدیک حق کے پیمانے مختلف ہیں۔ بعض لوگ محض دلجوئی کی خاطر مدد دیئے جاتے ہیں' بعض لوگ اس مدد کے نتیجے میں دین کے زیادہ قریب آجاتے ہیں۔ مؤلفۃ القلوب کا بھی تو ایک مضمون ہے مگر جو لوگ باریکی سے ان باتوں کو نہیں دیکھتے وہ سمجھتے ہیں کہ میرا فیصلہ ہی غلط تھا یہ آدمی کس طرح لائق ہو گیا کہ اس کو جماعت کی طرف سے مدد دی جائے۔ اور پھر ان کو یہ بھی نہیں پتہ ہوتا کہ وہ مدد جماعت کی طرف سے دی جا رہی ہے یا میری ذاتی طرف سے دی جا رہی ہے یا کسی ایسے فنڈ سے دی جا رہی ہے جس کا جماعت کے حساب میں کوئی ذکر بھی نہیں۔ ان سارے امور سے لاتعلقی کے نتیجے میں وہ اپنی جگہ معاملہ فہم بن کر فیصلہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک شخص کے متعلق مجھے بہت افسوس ہوا کہ میں نے اس کو کہا کہ فلاں شخص کو یہ رقم دے دو۔ اس نے اپنی جیب سے نہیں دینی تھی' رقم اسے مہیا کر دی گئی تھی لیکن مدتوں ٹالتا رہا' نہیں دی۔ آخر جب کمیشن بیٹھا اور جواب طلبی کی گئی تو یہ جواب دیا کہ یہ تو حق دار ہی نہیں ہے۔ کمیشن نے کہا تم زیادہ جانتے ہو یا خلیفہ وقت جانتا ہے جس نے رقم مہیا کی۔ اگر اس نے بے وقوفی کی ہے تو وہ خدا کو جوابدہ ہے تم نے تو حکم ماننا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط لگائی پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے۔ جس کا حق آنحضرت ﷺ نے قائم فرما دیا یا بالا عہدیدار' امیر نے مثلاً قائم کر دیا تو نچلے عہدیداروں کا ہرگز یہ کام نہیں ہے کہ اس میں روک بن جائیں اور اپنی خساست اس صدقے کی راہ میں حائل کر دیں' اپنی کنجوسی کو صدقے کا رستہ روک دینے والا بنا دیں۔ اگر ایسا کریں گے تو وہ بھٹکتے بھٹکتے کہیں اور پہنچ سکتے ہیں۔

فرمایا ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔ اس سے زیادہ اور کیا تحریص ہو سکتی ہے۔ اپنے پلے سے کچھ بھی نہیں دینا پڑا اور جس کو صدقہ دیا صرف یہ شرط ہے بشاشت سے دو اور تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے صدقہ دینے والے نے صدقہ دیا۔ اسی طرح تم بھی اس صدقے کے ثواب میں شریک ہو جاؤ گے۔ اب بشاشت سے دینے کا مضمون بھی خاص طور پر پیش نظر رہنا چاہئے۔ اگر کسی کو کچھ دیا جائے اور منہ بسور کر دیا جائے' ماتھے پر بل پڑے ہوئے ہوں تو اگر وہ سخت مجبوری کی وجہ سے لینے پر مجبور بھی ہو تو اس کا دل بہت دکھی ہو جائے گا۔ وہ کہے گا میرے حالات کی مجبوری ہے میں لے تو رہا ہوں مگر اس شخص نے جس طریقے پہ دیا ہے لینے کو دل نہیں چاہتا۔ چنانچہ ایسے بھی میرے علم میں ہیں جن کو جب اس طرح دیا گیا تو انہوں نے واپس کر دیا اور یہ نہیں سوچا کہ یہ جو ان کو رقم مہیا کی جا رہی تھی اس کی طرف سے نہیں تھی بلکہ میری طرف سے تھی۔ لیکن یہ ان کی نفسیاتی مجبوری ہے۔ دینے والا ہاتھ نظر آ رہا ہے' دینے والے چہرے کو وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں اگر وہ پوری بشاشت سے نہ دے رہا ہو تو لازماً دل پر برا اثر پڑتا ہے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے یہ شرط لگا دی کہ پوری بشاشت کے ساتھ دو تاکہ لینے والے کا دل بھی راضی ہو' وہ خوش ہو کہ مجھے خوش خوش ایک چیز دی جا رہی ہے۔ پس یہ بہت ہی باریک رستے ہیں تقویٰ کے جن کا مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہمیں سمجھاتے ہیں اور آپ کے سوا اور کوئی اس طرح نہیں سمجھا سکتا۔

روزنامہ الفضل- ربوہ 10 نومبر 1998ء

غزل

واجب ہے کہ جو دن بھی ہو ڈر ڈر کے بسر ہو
لازم ہے کہ ہر رات بھی رو رو کے سحر ہو

اب اپنا تو یہ حال ہے' ممکن ہی نہیں ہے
وہ سامنے آ جائیں مگر آنکھ نہ تر ہو

اے ہجر کی شب! ہم پہ جو گذری ترے ہوتے
کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے اُنکو بھی خبر ہو

وہ خود بھی کبھی چل کے چلے آئیں مرے پاس
اے آہِ سحرگاہی ترا کچھ تو اثر ہو

انسان پہ آ جائے کوئی ایسی گھڑی بھی
اِس حال میں مر جائے کہ مر کر بھی اَمر ہو

ناہید میں یہ بات اُسے کیسے بتاؤں
ہے میری تمنا ترا در ہو مرا سر ہو

عبد المنان ناہید

ذکرِ حبیب

حضرت مولوی محمد حسین صاحب کی یادیں

حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اپنی خودنوشت سوانح "میری یادیں" حصہ اول میں تحریر فرماتے ہیں۔

1897ء میں حضرت مسیح موعود کے خلاف جو مارٹن کلارک نے مقدمہ اقدام قتل کیا تھا اس کے فیصلہ کے موقع پر میرے والد میاں محمد بخش صاحب بٹالوی نے بیعت کی تھی میری عمر اس وقت تقریباً چار پانچ سال تھی۔ 1901ء میں میرے والد صاحب بٹالہ چھوڑ کر قادیان ہی آگئے تھے۔ 1902ء کے شروع میں جب میری عمر دس سال کے قریب تھی دوسرے لوگوں کے ہمراہ میں نے بھی حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی۔ بیعت کے نظارہ میں سے صرف یہی یاد رہ گیا ہے کہ بیعت لیتے وقت حضور نے فرمایا۔ "آج میں احمد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور ہم ساتھ ساتھ یہ الفاظ دہراتے رہے۔ جب آپ نے بیعت لیتے وقت یہ الفاظ فرمائے کہ "اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین" تو اس وقت دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔

مجھے 1902ء سے 1908ء تک حضرت مسیح موعود کا کلام سننے اور مجالس میں بیٹھنے کا کافی موقع ملتا رہا۔ مجھے شروع ہی سے دعوت الی اللہ کا ازحد شوق تھا۔ پرائیویٹ طور پر بزرگوں سے مختلف دینی کتب پڑھتا رہا۔ 1906ء میں مجھے دوکانداری کے ایام میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہا اور خدا کے فضل سے اپنی قابلیت کے مطابق دعوت الی اللہ کرتا رہا۔ حتیٰ کہ ایک دن اخبار "البدر" اور "الحکم" میں یہ الہام شائع ہوا کہ "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" اس الہام پر بازار کے لوگوں نے ہمارا خوب مذاق اڑایا۔ وہ کہتے تھے کہ تمہارے مرزا صاحب کے الہام کیسے ہیں۔ کیا کشتیاں کوئی پہلوان ہیں جن کی کشتیاں ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہم یہی جواب دیتے رہے کہ یہ بناوٹ نہیں ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو معلوم ہوا وہ آپ نے بیان کردیا اور جب اس کا وقت آئے گا تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔ جب 1914ء میں پہلی جنگ عظیم کے دوران کشتیوں کی کشتیوں کا نظارہ بھی ظاہر ہوا اور ہر مذہب کے اخبارات میں یہی ہیڈنگ "کشتیوں کی کشتیاں" چھپے تو اس پر بازار والوں کے منہ بند ہو گئے اور وہ حیران تھے کہ کس شان سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔

"مولوی" کا نام کیوں اور کس طرح رکھوایا

عاجز چونکہ بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کا پابند تھا اور کبھی داڑھی بھی نہیں منڈوائی تھی اس لئے لوگ مجھے مولوی کہتے تھے۔ اس لفظ کو میں پسند نہیں کرتا تھا اور یہ لفظ سن کر مجھے دکھ ہوتا تھا۔ 1918ء میں جنگ عظیم اول کے دوران خاکسار فوج میں بھرتی ہو کر بصرہ چلا گیا۔ وہاں بھی نمازوں اور تلاوت قرآن پاک میں باقاعدگی کی وجہ سے لوگ مجھے مولوی کہنے لگے جس کا مجھے قلق تھا۔

بصرہ ہی میں ایک رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں بیت اقصیٰ میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا ہوں۔ اس وقت بیت پرانی طرز کی تھی جس میں تین در تھے۔ میری خواہش تھی کہ میں جلد پہنچ کر پہلی صف میں بیٹھوں۔ جب میں لوگوں میں سے گزرتا ہوا درمیانے در کے قریب پہنچا تو پیچھے سے آواز آئی "مولوی صاحب" عاجز نے خیال کیا کہ کسی اور کو کسی نے بلایا ہے کیونکہ میں تو مولوی نہیں ہوں اور اس آواز سے بے نیاز ہو کر آگے بڑھا۔ جب درمیانے دروازے کے اندر پہنچا تو پھر آواز آئی۔ "مولوی صاحب" اس مرتبہ پیچھے سر گھمایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود اس عاجز کو پکار رہے تھے۔ میں نے جلدی سے صحن میں آکر حضور سے ملاقات کی۔ حضور نے میرا ہاتھ نہ چھوڑا اور مجھے بائیں ران پر بٹھا کر پوچھنے لگے کہ مولوی صاحب آج کل لوگ ہم پر کیا اعتراض کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضور کی نبوت پر ہی لوگ بحث کرتے ہیں تو حضور نے پوچھا آپ پھر کیا جواب دیتے ہیں؟ حضور میرا جواب سن کر فرمانے لگے کہ یہی جواب درست ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں تحریک ہوئی کہ اب چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے "مولوی" کا خطاب دے دیا ہے لہٰذا کسی کے مولوی کہنے پر اب میں ناراض نہیں ہوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو مولوی ہی بنا دیا اور اپنی جانب سے علم دے کر اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنے کی برکت سے سینکڑوں مناظرے کئے اور خدا تعالیٰ کی نصرت ہر جگہ شامل حال رہی اور کامیابی ہوئی۔

کئی بار بیعت

1901ء میں میری والدہ صاحبہ میرے چھوٹے بھائی محمد علی کے ہمراہ گھر کا کچھ سامان لے کر میرے والد صاحب کے ساتھ پہلے بٹالہ اور پھر قادیان آگئیں اور آکر بیعت کرلی۔ میرے والد صاحب میں یہ عادت پائی جاتی تھی کہ جب بھی بازار میں اچھے خربوزے دیکھتے خرید کر والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضور کی خدمت میں روانہ کر دیتے جس پر حضور خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ سکول سے چھٹی کے بعد ہم بیت میں چلے جاتے تھے وہاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بڑی خوش الحانی سے اذان دیتے تھے عصر کی نماز عام طور پر میں بیت مبارک ہی میں ادا کرتا تھا۔ عام طور پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہی امام الصلوٰۃ ہوتے تھے۔ وہاں میں حضرت مسیح موعود کی زیارت بھی کرتا اور باتیں بھی سنتا اور جب کوئی بیعت کرنے والا آتا تو میں بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیتا۔ میرا اندازہ ہے کہ پچاس سے بھی زیادہ مرتبہ میں نے اس طرح بیعت کی ہوگی۔ ہر مرتبہ بیعت کے الفاظ سن کر دل پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ ہمارا گھر اس وقت قادیان میں سید صابر علی شاہ صاحب کے گھر کے پیچھے تھا جو کہ سید چراغ صاحب کے والد تھے۔

چادر کھینچنے کا واقعہ

میرے والد محترم محمد بخش صاحب اہل حدیث تھے اور میرے تایا بھی پہلے اہل حدیث ہی تھے اور بعدہ احمدی ہو گئے تھے میرے والد صاحب ہمیشہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی امامت میں ہی جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے اور ان کے ہی مداح تھے اور باوجود ان پڑھ ہونے کے بہت ہی ذہین تھے۔ آپ نے قرآن پاک ناظرہ بھی نہیں پڑھا ہوا تھا مگر پہلے پارہ کا پہلا ربع اور تیسویں پارہ کا آخری ربع زبانی یاد تھا۔ وہ بتاتے تھے کہ پہلے پارے کا پہلا ربع ایک حافظ سے حفظ کیا تھا اور آخری پارے کا آخری ربع مقتدی ہونے کی حیثیت میں مختلف اماموں کی قراءت سن کر ہی حفظ کر لیا تھا۔ آپ مسائل کو بھی خوب یاد رکھتے تھے۔ مارٹن کلارک کی طرف سے یکم اگست 1897ء کو حضرت مسیح موعود پر مقدمہ اقدام قتل دائر کیا گیا تھا۔ اس کا بیان تھا کہ مرزا صاحب نے عبدالحمید نامی ایک شخص کو میرے قتل کے ارادے سے بھیجا تھا۔ یہ شخص جہلم کا رہنے والا تھا۔ مسٹر ڈگلس نے جو وہاں کا ڈپٹی کمشنر تھا اس مقدمہ کی پہلی پیشی بٹالہ میں رکھی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی حضور کے خلاف گواہی دینے کا ان سے وعدہ کر رکھا تھا۔ جس دن پہلی پیشی تھی اس دن مولوی محمد حسین بٹالوی اپنی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے نہ آئے۔ میرے والد صاحب اس وقت چونکہ اہل حدیث تھے اور نماز جمعہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے پیچھے ہی پڑھا کرتے تھے اس لئے اس دن نائب امام الصلوٰۃ مولوی امام دین کے پیچھے نماز ادا کرنے سے محمد حسین بٹالوی کی غیر حاضری محسوس کی۔ نماز کے بعد مولوی صاحب نے میرے والد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میاں آج شیر کے منہ میں بکرا آنے والا ہے۔ اگر وہ جان سے نہ مارا گیا تو زخمی ہونے سے بھی نہ بچ سکے گا۔ گویا مولوی محمد حسین بٹالوی کو شیر بنایا اور حضرت مسیح موعود کو (نعوذ باللہ) بکرے سے تعبیر کیا۔ اور میرے والد صاحب سے کہا کہ آپ آج عدالت میں ضرور آئیں۔ میں بھی وہاں مقدمہ سننے کے لئے آؤں گا۔ میرے والد صاحب کندھے پر چادر رکھ کر عدالت میں پہنچ گئے تو اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی ڈپٹی کمشنر سے کرسی کا مطالبہ کر رہے تھے اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے ان کو یہ جواب دیا کہ میری فہرست میں آپ کا نام کرسی نشینوں کی فہرست میں نہیں ہے۔ مولوی صاحب کے دوبارہ اصرار پر ڈپٹی کمشنر نے انہیں جھڑک دیا۔ اس پر مولوی صاحب برآمدے میں پڑی ہوئی ایک کرسی پر جا بیٹھے جہاں سے چپڑاسی نے یہ کہتے ہوئے اٹھا دیا کہ آپ کیوں میری روٹی بند کروانے لگے ہیں۔ صاحب نے آپ کو کرسی نہیں دی تو میں کیسے دے سکتا ہوں؟ وہاں سے مولوی صاحب سراسیمگی کی حالت میں اٹھ کر میرے والد صاحب کے پاس آئے اور ان کے کندھے سے چادر اتار کر زمین پر بچھا کر بیٹھ گئے۔ میرے والد صاحب نے چونکہ اسی دن حضرت مسیح موعود کو پہلی بار بغور دیکھا تھا اور دیکھتے ہی طبیعت پر ایسا اثر پڑا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے نفرت ہو گئی۔ اس خیال سے کہ ایسی بزرگ ہستی کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے جھوٹا گواہ بن کر سزا دلوانے کے لئے آئے ہیں۔ والد صاحب کے دل میں ایسا جوش پیدا ہوا کہ مولوی صاحب سے کہا کہ میری چادر دے دو اور زبردستی مولوی صاحب کے نیچے سے چادر کھینچ لی اور جھاڑ کر کہا میری چادر پلید کر دی ہے۔ عدالت میں دوسرے گواہ اپنی شہادتیں قلم بند کرواتے رہے۔ اس مقدمہ کی دوسری پیشی گورداسپور کی عدالت میں ہونا قرار پائی۔ مولوی صاحب جب عدالت میں کرسی طلب کر رہے تھے اس وقت یہ الفاظ بھی کہے کہ صاحب میری پوزیشن کا خیال رکھو۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کے وکیل نے کہا کہ حضور اس کی پوزیشن کا ضرور معلوم کر لیں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے اپنے وکیل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا "یعنی کسی کا عیب تلاش نہ کرو۔" صاحب نے اپنے ریڈر سے پوچھا کہ مرزا صاحب نے اپنے وکیل سے کیا کہہ کر روک دیا ہے۔ مگر ریڈر صاحب نے کہا کہ میں لنچ (دوپہر کا کھانا) کے وقت آپ کو بتاؤں گا۔ گورداسپور میں دوسری پیشی کے موقع پر میرے والد صاحب، پھر عدالت میں گئے۔ اس پیشی میں مخبر نے خود ہی اقرار کر لیا کہ یہ سب معاملہ بناوٹی ہے۔ اس پر حضور کو بری کر دیا گیا۔ اس وقت میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ صاحب نے حضرت صاحب سے کہا کہ آپ ان جھوٹے گواہوں کے خلاف میرے پاس مقدمہ دائر کر دیں میں ان کو بغیر سزا کے نہیں چھوڑوں گا مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ صاحب میرا مقدمہ خدا تعالیٰ کے دربار میں ہے۔ میں کسی پر مقدمہ نہیں کرنا چاہتا۔ صاحب پر اس بات کا بہت اچھا اثر ہوا۔ عدالت میں اس وقت بے شمار لوگ آئے ہوئے تھے۔ کچھ تو اس توقع کے ساتھ آئے تھے کہ آج مرزا صاحب کو ضرور سزا ہو جائے گی اور بعض حضرت صاحب کا چہرہ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ حضور کے جواب نے ان پر بہت گہرا اثر کیا تھا۔

جب حضور عدالت سے باہر تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کو گھیرے میں لے لیا اور کافی بیعتیں ہوئیں۔ میرے والد صاحب نے بھی وہیں بیعت کی تھی۔ الحمدللہ۔

خلیفہ اول کی دعا

1902ء کے آخر میں میرا چھوٹا بھائی محمد علی تپ محرقہ سے وفات پا گیا۔ والد صاحب کو اس کا بہت صدمہ تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور والد صاحب کو تسلی دی اور جماعت میں اعلان کیا کہ میاں محمد بخش کے لئے بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک لمبی عمر والا اور خادم دین بیٹا عطا فرمائے۔ چونکہ میرے والدین بوڑھے تھے اس لئے والد صاحب یہ فرمایا کرتے تھے کہ اور اولاد کی تو مجھے امید نہ تھی ہاں میرا یہ اعتقاد پختہ ہو گیا کہ میرا موجودہ لڑکا جس کا نام محمد حسین ہے (یعنی عاجز) اس کو ہی اللہ تعالیٰ لمبی عمر دے گا اور خدمت دین کی توفیق دے گا۔ مجھے والد صاحب کی زندگی میں ہی دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بچپن میں ہی میں حتی المقدور دعوت الی اللہ کیا کرتا تھا۔ جب والد صاحب مجھے دیکھتے تو بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب کو ساٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کرایا تھا اور وہ ہمیشہ بالالتزام تلاوت کرتے تھے۔

منارۃ المسیح کی بنیاد

1903ء میں میں دوسری جماعت میں پڑھتا تھا اس وقت منارۃ المسیح کی بنیاد کھودی گئی اور میرے اندازے کے مطابق زمین کی سطح سے بیس فٹ گہرائی پر بجری بھر کر کوٹنا شروع کیا اور بیت اقصیٰ کے فرش سے چار فٹ بلندی پر ختم کیا گیا۔ یہ منارہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کی خلافت کے زمانے میں 1915ء میں مکمل ہوا۔

برف کا نظارہ

میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا کہ ایک دن شدید سردی کی وجہ سے پانی منجمد ہو گیا۔ حضور کی ایک خادمہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اے لڑکو آج حضور کو برف دکھانی ہے۔ میں نے بھی برف کا بڑا سا ٹکڑا تانبے کے ایک مجمع میں رکھ دیا اور اسے سر پر اٹھا کر جب ہم حضور کے کمرے میں پہنچے تو حضور اس برف کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ہماری طرف دیکھ کر فرمایا لڑکوں سے تو سردی بھی ڈرتی ہے۔ کیونکہ اس وقت میں نے صرف ایک قمیض پہن رکھی تھی اور شلوار بھی اوپر اڑس رکھی تھی جب کہ سردی شدید تھی۔ حضور نے مجھے بھی انگیٹھی کے پاس بٹھا لیا اور چبانے کو ریوڑیاں دیں۔ خود آپ دوبارہ لکھنے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اجازت لے کر ہم دوبارہ سکول آ گئے کچھ عرصہ کے بعد حضور گورداسپور خزانہ سے اپنا جرمانہ واپس لینے کے لئے چلے گئے۔ وہاں سے حضور نے جس دن قادیان واپس آنا تھا اس دن ہمیں سکول سے چھٹی ہو گئی اور ہم اپنے اپنے بستے گھروں میں چھوڑ کر بھاگے بھاگے موضع بٹراں کے راستے نہر کی پٹڑی پر ہو لئے۔ کافی دور جا کر ہمیں حضور ایک رتھ پر تشریف لاتے ہوئے نظر آئے۔ جب ہم رتھ کے قریب پہنچے تو حضور نے پوچھا یہ لڑکے کون ہیں۔ رتھ بان بابا جیوا نے بتایا کہ حضور یہ سکول کے لڑکے قادیان سے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ رتھ روک لو اور بعد میں نیچے اتر کر ہم سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ساتھ ہی کچھ میٹھے اور کچھ پھیکے چنے سب کو تھوڑے تھوڑے دیئے۔ ہم سب چنے چباتے رہے اور بعد میں نہر ہی سے پانی پیا۔ پھر حضور بھی ہمارے ساتھ پیدل چلنے لگے۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ قادیان سے آنے والے چند اور دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ حضور ان سے مصافحہ کرتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ چلتے جاتے تھے۔ جب حضور کے ہمراہ یہ قافلہ موضع بٹراں میں پہنچا تو وہاں کے دو معزز سکھوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا "مرجاجی ساڈی بینتی ہے کہ تسیں رو پیو" یعنی ہماری عرض ہے آپ رس پی کر جائیں۔ حضور نے فرمایا آدمی بہت زیادہ ہیں آپ تکلیف نہ کریں مگر انہوں نے بہت اصرار کیا اور دو چارپائیاں بچھا کر ان پر سفید کھیس بچھا دیئے۔ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس پر بیٹھ گئے۔ دو بیلنے چل رہے تھے۔ انہوں نے سب کو رس پلایا۔ بعدہ حضور پیدل ہی قافلہ کے ہمراہ قادیان تشریف لائے۔ فروری 1905ء میں صبح کے وقت جو سب سے بڑا زلزلہ آیا تھا اس وقت میری عمر تقریباً تیرہ سال تھی۔ سارا دن چھوٹے چھوٹے زلزلے آتے رہے۔ اکثر لوگ شہر سے باہر چلے گئے تھے اور حضور بھی اپنے باغ میں تشریف لے گئے تھے۔

بہشتی مقبرہ قادیان میں پہلی قبر

1905ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات ہوئی اور چندہ ماہ روہڑی قبرستان میں آپ کو امانتاً دفن کیا گیا۔ بعد میں بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کے تابوت کو لایا گیا۔ اس وقت میں بھی تابوت اٹھانے والوں میں شامل تھا۔ اس طرح بہشتی مقبرہ قادیان میں پہلی قبر مولوی عبدالکریم صاحب کی بنی۔

قادیان کے آریوں میں طاعون کی وباء

قادیان سے آریوں کا اخبار شبھ چنتک نکلا کرتا تھا۔ اس کے ایڈیٹر سومراج اور معاون اچھر چند بھگت رام تھے۔ یہ اخبار احمدیت کے خلاف بہت زہر اگلتا رہتا تھا۔ جب یہ بدزبانی حد سے بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار دیا کہ قادیان کے آریوں کا اور ہمارا اب اللہ تعالیٰ ہی انصاف کرے گا۔

طاعون کے دنوں میں میری چچی کو بھی طاعون ہو گئی تھی۔ چنانچہ دوائی لینے کی غرض سے جب میرے چچا جان بازار گئے تو وہاں اچھر چند کو رنے کہا کہ اللہ یار صاحب ہاتھ میں یہ بوتل کیوں پکڑی ہوئی ہے۔ چچا جان نے جواب دیا کہ میری بیوی طاعون سے دوچار ہے۔ دوا لینے جا رہا ہوں۔ اس پر اچھر چند نے طنزاً کہا کہ تم بھی کشتی نوح میں سوار ہو جاؤ تمہیں تو کسی دوائی کی ضرورت نہیں۔ چچا جان نے جواب دیا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ کشتی نوح میں سوار ہوں گے مگر تم اپنے گھڑے تیار کر لو اور یہ جواب دے کر وہاں سے چل دیئے۔ چونکہ چچا جان نے وہ تفسیر سنی ہوئی تھی کہ جب حضرت نوح اور ان کے ساتھی کشتی میں سوار ہو گئے تو منکرین نے گھڑوں پر تیرنا شروع کر دیا تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے تیز ہوا چلا دی جس کی وجہ سے گھڑے آپس میں ٹکرا کر ٹوٹ گئے۔ اس طرح تمام منکرین غرق ہو گئے تھے۔ لہٰذا چچا جان نے برجستہ جواب دیا تھا اور بعد میں دوسرے ہی دن سومراج کی بیوی طاعون سے مر گئی تھوڑے وقفہ کے بعد مستو کے مرنے کی خبر آ گئی۔ پھر سومراج کا اکلوتا بیٹا بھی مر گیا۔ اس طرح چند ہی دنوں میں سومراج اس کی بیوی اس کا بیٹا مستو، اچھر چند اور اس کی بیوی اور سب بچے، بھگت رام اس کی بیوی اور بچے حتیٰ کہ ان کے پریس کو چلانے والا اعبدل اور اس کا بھائی جو چوغتہ کشمیری کے لڑکے تھے وہ بھی مر گئے اور دونوں ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔ ہندو محلہ اور غیر احمدیوں کے محلہ میں سخت طاعون پھیلی ہوئی تھی اور ہم باغ کے پاس حضور کے حکم کے تحت چلے گئے تھے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ وباء کے ایام میں دوسری بستی میں نہیں جانا چاہئے البتہ کھلے میدان میں چلے جانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کی وفات

26 مئی 1908ء بروز منگل حضرت مسیح موعود کا لاہور میں وصال ہو گیا۔ جب آپ کی وفات کی اطلاع بذریعہ تار قادیان پہنچی تو کسی کو بھی اعتبار نہ آیا اور یہی خیال کیا جانے لگا کہ کسی دشمن نے ایسا تار بھیج دیا ہے۔ چنانچہ بٹالہ سے تار بھجوا کر دوبارہ پتہ کروایا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی واقعی وفات ہو گئی ہے۔ قادیان کے احمدیوں کی حالت اس اچانک خبر سے ناگفتہ بہ تھی۔ شاید ہی کوئی ایسا احمدی ہو جس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوئے ہوں۔ غرضیکہ جماعت کے لئے بہت بڑا دھچکا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے نوشتے تو پورے ہی ہو کر رہتے ہیں۔ 27 مئی 1908ء کو بوقت دس بجے دن آپ کا جنازہ قادیان پہنچا۔ باغ والے مکان کے صحن میں تمام سکھوں، ہندوؤں، غیر احمدیوں اور عیسائیوں کو آپ کے چہرے کا دیدار کرایا گیا۔ اسی دن حضرت مولوی نورالدین صاحب کو تمام جماعت کے اراکین نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا اور پھر سب نے حضور کی بیعت کی۔ خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب، ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب، سید محمد حسین شاہ صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب و دیگر ممبران صدر انجمن احمدیہ نے اعلان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت ہم پر اسی طرح واجب ہے جس طرح حضرت مسیح موعود کی تھی۔ بعدہ خلیفہ اول نے آپ کا جنازہ پڑھایا جس میں ہم سب نے شرکت کی۔ آپ کے جنازہ میں غیر احمدیوں نے بھی کثرت سے شرکت کی۔ بعد میں حضور کے جسد اطہر کو تابوت میں رکھ دیا گیا اور......... کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے دفن کر دیا گیا۔ تدفین مغرب کے وقت ہوئی۔ یہ غمناک نظارہ ہمیں عمر بھر نہیں بھول سکتا۔ ہمیں یہ فخر ہے کہ خدا کے ایسے مقرب بندے کی تدفین میں ہمارا حصہ بھی شامل ہے۔ آپ کی وفات کے کئی دن بعد تک اداسی کی کیفیت زائل نہ ہوئی۔ غیر احمدی بھی کہنے لگے کہ اس جماعت کا شیرازہ صرف مرزا صاحب کے وجود ہی سے تھا۔ اب یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ خدائی سلسلہ کی نگرانی اللہ تعالیٰ خود ہی کرتا ہے چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے کتنی ترقی کی ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے۔

(میری یادیں ص 5 تا 16 حصہ اول)

★......★......★......★

جبری طلاق

حضور ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل آپ کی دو بیٹیوں حضرت رقیہ اور ام کلثوم کے نکاح ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہو چکے تھے۔ جب حضور نے توحید کا اعلان فرمایا تو ابولہب اور اس کے بیوی نے اپنے دونوں بیٹوں کو حکم دے کر رخصتانہ سے پہلے حضور ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دلوا دی۔

یہ دونوں مقدس خواتین بعد میں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے عقد میں آئیں۔ اور حضرت عثمان نے ذوالنورین کا لقب پایا

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 612 از محمد بن عبدالکریم الجزری۔ مکتبہ اسلامیہ طہران)

★......★......★......★

لذیذ پانی

حضرت ابو امامہؓ باہلی اپنی قوم کو تبلیغ کر رہے تھے مگر قوم مسلسل انکار کر رہی تھی۔ اس موقع پر انہیں سخت پیاس لگی انہوں نے پانی طلب کیا تو ان کی قوم نے کہا ہم تمہیں ہرگز پانی نہیں دیں گے۔ یہاں تک کہ تم پیاس سے مر جاؤ۔

حضرت ابو امامہؓ سر پر کپڑا لپیٹ کر سخت گرمی میں پتھروں پر لیٹ گئے۔ اور بعید نہیں تھا کہ شدت پیاس اور گرمی سے ان کی جان نکل جاتی۔ مگر خدا اپنے فدائیوں کے لئے غیر معمولی معجزے بھی دکھاتا ہے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے لئے ایک قیمتی پیالہ میں ایسا پانی لایا ہے جس سے زیادہ خوبصورت پیالہ اور لذیذ پانی کبھی کسی نے نہیں دیکھا انہوں نے وہ پانی سیر ہو کر پیا۔

یہ معجزہ جب انہوں نے ثبوت کے ساتھ پیش کیا تو ساری قوم ایمان لے آئی۔

(مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 642 کتاب معرفۃ الصحابہ مکتبہ النصر الحدیثہ۔ ریاض)

★......★......★......★

مرتبہ ابن اقبال

ماخوذ از گینس بک آف ریکارڈ 1999

عالمی ریکارڈ

سب سے زیادہ لمبا عرصہ ہسپتال میں گذارنے والا صدر مملکت

روسی فیڈریشن کے 1991ء سے مسلسل رہنے والے صدر بورس یلسن اپنے دور اقتدار میں 9 دفعہ ہسپتال میں قیام پذیر رہے ہیں۔ جبکہ ان میں سے بعض اوقات ان کو علاج کے لئے ہسپتال میں باقاعدہ داخل بھی ہونا پڑا ہے۔ لیکن روسی مردوں کی اوسط عمر سے جو کہ 58 سال ہے وہ 9 سال زیادہ عمر پاچکے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے زیادہ قتل کی وارداتیں

امریکہ میں دنیا بھر کے ملکوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قتل کی وارداتیں ہوتی ہیں جن کی تعداد ہر سال تقریباً پچیس ہزار قتل کے واقعات ہیں۔

اگرچہ آبادی کے لحاظ سے سب سے زیادہ قتل کی وارداتوں کا تناسب سال بہ سال بدلتا رہتا ہے لیکن کولمبیا میں پچھلے دس سال سے یہ تناسب مسلسل 5ء 77 قتل فی ایک لاکھ آبادی کا رہا ہے۔ کولمبیا میں ہر سال 27000 انسانوں کو قتل کردیا جاتا ہے۔

آبادی کے تناسب کے لحاظ سے شہروں میں قتل کی وارداتیں بھی کولمبیا کے دارالحکومت بگوٹا میں ہوتی ہیں۔ جہاں دس سے ساٹھ سال کی عمر کے انسانوں کی موت کی ایک بڑی وجہ تشدد ہوتی ہے۔ اس شہر میں ہر سال 8600 انسانوں کو قتل کردیا جاتا ہے جس کی اوسط 23 انسان فی یوم بنتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کسی قوم کی باقاعدہ منظم چوری

1986ء میں فلپائن کی حکومت نے دعویٰ کیا کہ اس ملک کے گذشتہ صدر فرڈی ننڈ مارکوس اور اس کی بیوی امیلڈا نے 8ء 860 ملین ڈالر ہتھیالئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ نومبر 1965ء سے 1986ء تک اس ذریعہ سے پہنچنے والا قومی نقصان 5 سے 10 ارب ڈالر تک تھا۔ صدر اور اس کی بیوی اپنے اسراف اور فضول خرچی کی زندگی گذارنے کے لئے بہت مشہور تھے۔

جب مارکوس کے بعد مقرر ہونے والی صدر کورازون اکینو نے ان کے محل کو کھولا تو اس میں 5000 جوتوں کے جوڑے۔ 2000 بال گاؤن 1000 ٹائٹس (Tights) کے ایسے پیکٹ جو ابھی تک کھولے بھی نہیں گئے تھے۔ 200 مارکس اینڈ سپنسر کی پیٹیاں یعنی کمربند اور 500 (Bras) تھیں یہ سب چیزیں خاتون اول کی ملکیت تھیں۔

جب 1986ء کے عوامی انقلاب نے ان کا تختہ حکومت الٹ دیا تو یہ ہوائی کو فرار ہوگئے۔ ہوائی امریکہ کی ایک ریاست ہے۔ جہاں فرڈی ننڈ 1989ء میں جلاوطنی ہی میں مرگیا۔ 1991ء میں امیلڈا کو واپس اپنے ملک آنے کی اجازت مل گئی اور اگلے سال وہ پھر دوبارہ اپنے خاوند کا تابوت لے کر واپس آئی جس کو فلپائن میں دفن کردیا گیا۔

امیلڈا نے ایک دفعہ پھر عہدہ صدارت حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن 1998ء میں اس پر رشوت (Corruption) کا الزام ثابت ہوگیا لیکن اس کی سزایابی کے فیصلے کے خلاف ابھی اپیل کی جاسکتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے مہنگی صدارتی تقریب

واشنگٹن۔ ڈی۔ سی۔ (امریکہ) میں ہونے والی صدارتی تقریب جو کہ ہر چار سال کے بعد منعقد ہوتی ہے دنیا بھر میں سب سے مہنگی تقریب مانی جاتی ہے۔ ان میں سے بھی سب سے زیادہ مہنگی تقریب 1989ء میں جارج بش کی صدارت کا افتتاح کرنے کے لئے منعقد کی گئی۔ اس پر کل 30 ملین ڈالر کی رقم خرچ کی گئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے زیادہ ذاتی اکثریت

○ مارچ 1989ء میں سوویت یونین کے پارلیمنٹ انتخابات میں بورس یلسن نے بطور پیپلز ڈپٹی نمائندہ برائے ماسکو 73ء4 ملین ووٹ حاصل کرکے کسی سیاست دان کو حاصل ہونے والی سب سے زیادہ اکثریت حاصل کی۔ انہیں ماسکو کے حلقے میں 72ء5 ملین ووٹوں میں سے 12ء5 ملین ووٹ ملے۔ جبکہ ان کے سب سے قریب پہنچنے والے مدمقابل نمائندہ کو 392633 ووٹ حاصل ہوئے۔ 1990ء کے پاکستان کے جنرل الیکشن میں بے نظیر بھٹو نے لاڑکانہ III کے حلقے سے 48ء 98 فی صد ووٹ حاصل کئے۔ ان کو اس حلقے سے کل 94462 ووٹ ملے۔ جبکہ ان کے قریب ترین مدمقابل کو صرف 718 ووٹ ملے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے زیادہ دیکھی جانے والی تقریب شادی

29۔ جولائی 1981ء کو لنڈن کے سینٹ پال کیتھیڈرل میں ہونے والی پرنس چارلس اور ڈیانا کی شادی کا لائیو براڈ کاسٹ 74 ملکوں کے 750 ملین لوگوں نے دیکھا اور سنا۔ اس شادی کے (mementos) سووینیرز کی فروخت سے جو آمدنی ہوئی اس کا اندازہ 650 ملین پاؤنڈ سے زیادہ لگایا جاتا ہے۔ شادی کا جوڑا جو الزبتھ ڈیوڈ ایمونیل نے ڈیزائن کیا اسے ایلتھروپ شائر برطانیہ میں ڈیانا کی یاد میں قائم ہونے والی نمائش میں رکھا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے مہنگا مسافر بردار لگژری بحری جہاز

دنیا کا مہنگا ترین لگژری بحری جہاز جس کا نام

The Word of Residen Sea

ہے۔ اس کے سمندری سفر کے قابل کرایہ پر دئے جانے والے 250 آراستہ گھر (Apratment) جو فی الحال 3ء1 ملین ڈالر (آٹھ لاکھ سے 5ء3 ملین پاؤنڈ) پر فروخت کے لئے پیش کئے جارہے ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ پرکشش 92ء199 مربع میٹر (2152 مربع فٹ) والے گھر ہوں گے جن میں ہر ایک میں تین بیڈ روم، تین باتھ روم اور پینٹ ہاؤس ہوں گے۔

یہ جہاز جس کی لمبائی 304 میٹر ہے ایک جرمن شپ یارڈ (بحری گودی) تیار کر رہی ہے اس پر کل خرچ کا اندازہ 7ء529 ملین ڈالر (323 ملین پاؤنڈ) لگایا گیا ہے۔ یہ اس قسم کے جہازوں میں سب سے زیادہ پرتعیش (Luxurious) ہوگا جو کہ کبھی بھی اس وقت تک بنائے جاچکے ہیں۔

اس کے مسافروں کی دیکھ بھال کے لئے 500 افراد کا سٹاف ہوگا۔ اس میں سات ریسٹورنٹ، بار، ایک سینما گھر اور ایک جوا خانہ (Casino) ہوگا۔ ان کے علاوہ ایک نائٹ کلب، ایک رومن طرز کی سپاء (تفریح گاہ) ایک عبادت گھر، ایک لائبریری۔ ایک عجائب گھر اور ایک بزنس سروس سنٹر ہوگا جس میں سیکرٹری بھی ہوں گے اور ایک لائسنس یافتہ بروکر بھی۔

15 منزلوں کی آخری چھت پر دکانیں، سپر مارکیٹ، سومنگ پول، گاف اکیڈیمی بھی ہوگی اس کے علاوہ ایک ٹینس کورٹ اور ایک ہیلی پیڈ بھی۔

یہ جہاز

The world of Residen Sea

سورج کے ساتھ ساتھ سفر کرے گا۔ اور اس طرح جہاز پر ہروقت موسم گرما کا موسم رہے گا۔ مسافر دنیا کے ایسے شہروں میں ٹھہریں گے جن میں بڑے اہم واقعات ہو رہے ہوں مثلاً 2000ء میں سڈنی میں ہونے والے اولمپک کھیل اور مونٹے کارلو کا گرینڈ پرکس۔ وہ نئی صدی کا جشن منانے کے لئے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن پر بھی ٹھہریں گے۔

نیوروسپائنل ریسرچ

یکم فروری 1998ء کو کرسٹوفر ریو نے ہولی وڈ کی سب سے بڑی نیوروسپائنل ریسرچ کے لئے فنڈز جمع کرنے کی مہم کا آغاز کیا۔ اس مہم کے نتیجہ میں 256000 ملین ڈالر (160000 پاؤنڈ) جمع ہوئے۔ اور اس میں ایک ہزار سے زیادہ مہمانوں نے حصہ لیا۔ ان مہمانوں میں رابن ولیمز، جین سی مور، اور گلن کلوز بھی شامل تھے۔ مئی 1995ء میں ریو جو کہ سپرمین (جی پی 1978ء) کا ایک سٹار تھا ایک حادثے کا شکار ہوگیا جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے ویل چیئر پر زندگی گذارنے پر مجبور ہوا۔

سب سے بوڑھا زندہ شخص

سارہ کناس آج دنیا کی سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخصیت ہے۔ اس کی عمر 119 برس ہے اور یہ بات مکمل تحقیق کے بعد کہی جارہی ہے۔ اس کا یوم پیدائش 24۔ ستمبر 1880ء ہے۔ وہ ہالی وڈ میں پیدا ہوئی۔ جو کہ اسوقت کان کنی کا ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ لیکن جواب امریکہ کی ریاست پنی سلووانیہ کے شہر ہیزل ٹاؤن کا حصہ ہے۔ اب وہ ایلن ٹاؤن پنی سلووانیہ کے ایک نرسنگ ہوم میں رہ رہی ہے۔

اس کے خاندان کی چھ نسلوں نے اس کے ساتھ اسکی 119 ویں سالگرہ منائی۔

دنیا کا سب سے وزنی بچہ

ذیک سٹرلنکرٹ کی عمر 17 ماہ تھی جب اسے جیری سپرنگر شو (امریکہ) میں دکھایا گیا۔ اسے دنیا کا سب سے وزنی بچہ کہا گیا۔ اس شو میں اس کے ساتھ اس کے والدین کرس اور لاری بھی تھے۔ یہ سارا خاندان امریکہ کی ریاست نیویارک کے قصبہ گوشن میں رہتے ہیں۔ اس وقت اس کا حیران کردینے والا وزن 75ء31 کلوگرام (5 سٹون) ریکارڈ کیا گیا۔ جبکہ عام طور پر بچے چھ سال سے 14 سال کی عمر میں ہوتے ہیں۔

ذیک کے بڑے بھائی اینڈریو کا وزن جب وہ چھ سال کا تھا 55 کلوگرام (5 سٹون 9 پاؤنڈ) تھا۔

صدارت کے عہدے کے لئے سب سے زیادہ لمبی سماجی چھلانگ

کیچرل رامن نارائن کی جولائی 1997ء میں بھارت کے دسویں صدر کے طور پر افتتاحی تقریب ہوئی۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک اچھوت خاندان میں پیدا ہوئے جو کہ بھارت

کے ذات پات کے سسٹم میں سب سے نچلی ذات سمجھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ غربت کے بھی شکار تھے۔

اگرچہ ذات پات کا امتیاز 1947ء سے ہی غیر قانونی قرار دے دیا گیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے بھارتی سماج سے کبھی بھی کالعدم نہیں کیا جاسکا۔

سب سے کم عمر عورت کھلاڑی کو ایک ملین پاؤنڈ ملیں گے

1997ء میں 16 سالہ سوئٹزرلینڈ کی ٹینس سٹار مارٹینا ہنگس ایسی سب سے کم عمر عورت سپر سٹار کھلاڑی بن گئی جس نے کبھی ایک ملین ڈالر (610426 پاؤنڈ) کمائے ہوں۔

اپریل 1997ء تک یہ نمبر ایک کھلاڑی تین ملین ڈالر (1ء87 ملین پاؤنڈ) جیت چکی تھی۔ اور اسی سال کے ستمبر تک صرف چھ ماہ کے عرصہ میں اس نے مسلسل 37 فتوحات حاصل کر لی تھیں۔ نئے دور کے مقابلوں کی تاریخ میں اس سے پہلے صرف سٹیفی گراف (جرمنی) نے اپنا سال اس سے بہتر طور پر شروع کیا تھا جس نے 1987ء میں مسلسل 45 مقابلے جیتے تھے۔

ہنگس پہلی عورت کھلاڑی تھی جس نے چار ملین ڈالر (2ء5 ملین پاؤنڈ) کی حد صرف ایک سیزن میں پار کر لی تھی۔

سپانسر شپ کے سودوں میں اس کی آمدنی 5 ملین ڈالر (3ء1 ملین پاؤنڈ) سالانہ اس انعام کی رقم کے علاوہ ہے۔

1997ء میں اس نے 3ء4 ملین ڈالر (2ء12 ملین پاؤنڈ) جیت کر پورے سیزن کی کمائی کا ایک ریکارڈ قائم کیا۔

سب سے زیادہ فروخت ہونے والا گانا

"کینڈل ان دی ونڈ" وہ گانا تھا جو سب سے پہلے میریلن منرو کے متعلق ایلٹن جون اور برنی ٹاپن نے 1973ء میں کمپوز کیا تھا۔ یہ گانا پھر ایک دفعہ ڈیانا کو خراج تحسین ادا کرنے کے لئے دوبارہ مرتب کر کے کمپوز کیا گیا۔ یہ نیا کمپوز شدہ گانا ایلٹن نے ڈیانا کے جنازے پر گایا اور بعد میں اسی دن ریکارڈ کیا گیا۔ 19۔ دسمبر 1997ء کو اسی گانے کے گانے والے کو ایک ڈسک پیش کی گئی جو کہ "کینڈل ان دی ونڈ" 1997ء

Something about the way you look tonight

کی 33 ملین کی تعداد میں فروخت ہونے کی یاد میں تھی۔ یہ پہلی سنگل تھی جو دنیا کے ہر ملک میں سب سے زیادہ فروخت ہوئی۔ اس نے دنیا بھر میں 140 سے زیادہ پلاٹینم ڈسکیں جیتی تھی۔ اور 1997ء کے خاتمے تک کئی ملکوں میں سب سے زیادہ اور سب سے تیز فروخت ہوئے والی سنگل بن گئی۔

محمد زاہد صاحب

تابکاری کے خطرات

تمام دنیا کے سائنس دان اور محقق اس بات پر متفق ہیں کہ تابکاری کینسر کا موجب بنتی ہے لیکن تابکاری پھیلانے کا زیادہ تر ذمہ دار ایٹمی دھماکوں اور بڑے بڑے ایٹمی ذرائع سے بجلی پیدا کرنے والے کارخانوں کو ہی سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں بلاشبہ یہ ذرائع بھی تابکاری پھیلانے کے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں وہاں عام' روزمرہ زیر استعمال آنے والی ایسی بے شمار اشیاء اور مشینیں ہیں جو انسان پر تاب کاری کے اثرات ڈالتی ہیں اور اگر کافی زیادہ مقدار میں ان سے واسطہ پڑتا ہو تو ان کے اثرات بھی ایٹمی دھماکوں سے پھیلنے والی تاب کاری سے کم نہیں ہوتے اس لئے ہمیں ان کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ان سے بچنے کی ہر ممکن تدبیر کرنی چاہئے آج کل کے اعلیٰ ٹیکنالوجی کے زمانہ میں روزمرہ استعمال میں آنے والے آلات اور دیگر ایسی چیزوں سے بھی تابکاری کا اخراج گو بہت ہی قلیل مقدار میں سہی ہوتا ضرور ہے۔

رنگین ٹی۔ وی۔ بہت سے گھروں میں ہوتا ہے اور بچے اور بوڑھے تو اس کو مسلسل دیکھتے ہیں سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر رنگین ٹی وی کو مسلسل دیکھا جائے تو جو تابکاری کی شعاعیں انسانی جسم میں داخل ہوں گی وہ کینسر کا موجب بن سکتی ہیں۔

اسی طرح آج کل کمپیوٹر کا استعمال گھروں تک پہنچ گیا ہے اور اس کے رسیا نوجوان ہر وقت اس کے آگے بیٹھے رہتے ہیں لیکن رنگین ٹی۔ وی۔ کی طرح اس کا مسلسل استعمال بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

فی زمانہ بے شمار بیماریوں کی تشخیص کے سلسلے میں ایکسرے کی افادیت مسلمہ ہے لیکن یہ تمام مشینوں سے زیادہ کینسر کا موجب بن سکتے ہیں۔ اور اگر یہ ایکسرے دانتوں کا ہو تو اور بھی خطرناک ہوتا ہے اور اس تابکاری کی مقدار ایکسرے مشین کی حالت اور اس کے ساتھ ہی ایکسرے مشین کے آپریٹر کی قابلیت یا مرضی پر بھی منحصر ہو سکتی ہے۔ کم یا زیادہ۔ اور یہ تابکاری تین سو ملی ریڈس سے لے کر تین ہزار ملی ریڈس تک ہو سکتی ہے۔ ریڈس تاب کاری کو ماپنے کا ایک پیمانہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ دس ریڈس کی مقدار میں تاب کاری کینسر کے سلسلے میں 0ء5 تا 1ء4 فی صد خطرے کا موجب ہو سکتی ہے۔

اگر آپ اکثر ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں تو چونکہ بلندی پر فضا پتلی ہوتی ہے اس لئے اس طرح آپ کے جسم میں فاضل 250 ملی ریڈس سالانہ داخل ہو سکتے ہیں۔

اور کون یہ سوچ بھی سکتا ہے کہ دیوار پر لگا ہوا کلاک بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی ایسی گھڑی کے پاس سوتے ہیں جس کی سوئیوں اور ڈائل میں تابکار میٹریل استعمال کیا گیا ہے جس سے یہ چمک اٹھتی ہیں اور اندھیرے میں بھی وقت دیکھا جاسکتا ہے تو آپ کے جسم میں 9 ملی ریڈس سالانہ کا اضافہ ہو سکتا ہے۔

کچھ مصنوعی دانتوں پر یورینیم اور Cirium Glaze کی تہہ چڑھی ہوتی ہے۔ تاکہ وہ چمکدار اور خوب صورت نظر آئیں۔ یہ بھی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اور کینسر کا باعث بن سکتے ہیں۔ ان کے ذریعے سالانہ آپ کے منہ میں ریڈیائی شعاعوں کے 3 ریڈس اضافی داخل ہو سکتے ہیں۔

اگر آپ کسی ایسے علاقے میں رہتے ہیں جس میں تاب کاری مواد پایا جاتا ہے تو اس کے اثرات سے آپ کے پینے کا پانی بھی تاب کار ہو سکتا ہے۔ ایسے علاقے میں بنائے گئے مکان بھی تاب کاری پھیلانے کا باعث بن سکتے ہیں۔

اور اگر آپ کسی جوہری کارخانے یا یورینیم کی کانوں میں کام کرتے ہیں تو پھر ریڈی ایشن آپ کے لئے ایک مسلسل خطرہ اور مسئلہ ہے اور اس کے متعلق تمام ضروری ہدایات کو مد نظر رکھنا چاہئے۔

بہت زیادہ ایکسرے کروانے والے لوگ لیکومیا کے مرض کا بھی شکار ہو سکتے ہیں۔ میڈم کیوری وہ سائنس دان تھیں جنہوں نے تابکار ریڈیم دریافت کیا اور اس دریافت پر انہیں نوبیل انعام دیا گیا وہ خود بھی لیکومیا میں مبتلا ہوئیں اور اسی مرض سے ان کا انتقال ہوا۔ دوسرے لفظوں میں کہا جاسکتا ہے کہ جس جن کو انہوں نے تخلیق کیا وہی ان کو کھا گیا۔

اگرچہ تاب کاری کی وجہ سے کینسر کا پھیلاؤ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے لیکن یہ کہنا غلط ہوگا کہ تمام کینسر کے کیس تاب کاری کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ کینسر کے پھیلاؤ کی اور بھی بہت ساری وجوہات ہیں جن سے بچنے کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی روزمرہ کی تاب کاری کے خطرات سے بچنے کی جن کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ سگرٹ نوشی کا حصہ ہے جو کہ پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث ہوتی ہے۔ اسی طرح آج کل ہر قسم کی آلودگی جس میں ہوا۔ پانی۔ خوراک کی آلودگیاں شامل ہیں۔ کینسر کی وجہ بن سکتی ہے۔ ان کے علاوہ بہت ساری کیمیائی اشیاء کا بھی اس میں حصہ ہے جو آج کل کے معاشرے میں عام استعمال ہوتی ہیں اور ایک طرح سے لازم و ملزوم بن چکی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کینسر جیسے موذی مرض سے بچنے کے لئے ہر شخص کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہئے اور اپنے آپ کو ان چیزوں سے جتنا بھی محفوظ رکھ سکے رکھنے کی کوشش کرے۔ اور یہ امر کوئی اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔ ایکسرے کی جگہ بعض بیماریوں میں الٹرا ساؤنڈ سے کام لیا جا سکتا ہے جو اس لحاظ سے محفوظ عمل ہے۔ ٹی۔ وی دیکھنے میں تسلسل کو روکا جائے۔ بچوں کا خاص طور پر دھیان رکھا جائے کہ وہ ہر وقت ہی ٹی وی سیٹ کو چمٹے نہ رہیں اور اس کے اتنا نزدیک نہ بیٹھیں کہ شعاعیں ان پر زیادہ اثر کریں۔ اسی طرح جو نوجوان کمپیوٹر کے رسیا بن چکے ہیں ان کو بھی اپنی زندگی کو محفوظ رکھنے کی خاطر اس میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔

بغیر ضرورت ہوائی جہاز سے سفر کرنے کی بجائے کم از کم اندرون ملک ریل گاڑی یا کار کا استعمال زیادہ کیا جائے۔ مصنوعی دانتوں کو محض چمک دار اور خوبصورت بنانے کے لئے ایسے مادہ کے استعمال سے احتراز کرنا چاہئے۔ کیونکہ دانتوں کی مضبوطی یا علاج کے لئے تو اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف ایک کھوکھلی نمائش ہوتی ہے۔ چمکنے والے ڈائل والا کلاک مت استعمال کریں۔ یا کم از کم اس سے دور سونے کی کوشش کریں۔ جوہری کارخانوں اور جوہری ہتھیاروں کے ٹیسٹنگ کے علاقوں سے دور رہیے۔ اور تابکاری سے بچنے کے لئے ہومیوپیتھک دوائیوں کا مسلسل استعمال کریں۔

اس مقصد کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان اور بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے بعد ان ہومیوپیتھک دواؤں کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ تابکاری کے اثرات کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان دواؤں کا باقاعدہ استعمال کریں اور اپنے آپ کو ایٹمی دھماکوں سے پھیلنے والی تابکاری سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اس قسم کی تابکاری کے اثرات دور دور تک پھیل سکتے ہیں کیونکہ ہوائیں ان کو اپنے ساتھ لے جا کر سینکڑوں بلکہ ہزاروں میلوں تک پھیلا دیتی ہیں کینسر پھیلانے میں چونکہ سگریٹ کا بھی بہت بڑا حصہ ہے اس لئے اگر آپ کو سگریٹ نوشی کی عادت ہے تو اس کو ترک کر دیں۔ ہر قسم کی آلودگی سے بچنے کی تدابیر اختیار کریں کیمیائی اشیاء کا استعمال کم کریں۔

کھانے پینے کی چیزوں کے لئے پلاسٹک کے لفافوں اور تھیلوں کے استعمال سے احتراز کریں ان کی بجائے کپڑے کے تھیلے اور مشروبات کے لئے دوسرے برتن کام میں لائیں۔

الغرض اس مضمون کا مقصد آپ کو یہ بتانا ہے کہ تابکاری صرف وہی نہیں جو جوہری دھماکوں کے ذریعے دنیا میں پھیلتی ہے بلکہ عام زندگی میں بھی ہمیں ایسی مشینوں۔ آلات اور عملوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے جو تابکاری کے اخراج کے معاملے میں انسانی صحت کے لئے کم خطرناک نہیں ہوتے۔ ان کے متعلق پورا علم اور شعور حاصل کریں اور ان سے بچنے کی جہاں تک ممکن ہو کوشش کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آپ کے خون سے ایک قیمتی جان بچ سکتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

سید ظہور احمد شاہ

دنیا کا درجہ حرارت بڑھنے سے خطرات

آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ اب ہمارے ملک میں سردی اتنی شدت سے نہیں پڑتی جتنی آج سے بیس پچیس سال پہلے پڑا کرتی تھی۔ لیکن اس موسم کی تبدیلی میں قدرت کا کوئی ہاتھ نہیں بلکہ یہ حضرت انسان کی اپنی پیدا کردہ ہے پہلے موسم سرما اکتوبر سے ہی شروع ہو جاتا تھا اور نومبر دسمبر تو بھرپور سردی کے مہینے گنے جاتے تھے لیکن اب دسمبر تک سردی برائے نام ہوتی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ اصل سردیوں کے مہینے جنوری فروری مارچ ہی رہ گئے ہیں گویا سردیوں کا موسم صرف تین ماہ کا ہوتا ہے اور نو مہینے گرمی پڑتی ہے۔

درجہ حرارت بڑھنے کی وجوہات

ماہرین کہتے ہیں کہ اس کا سبب کاربن ڈائی آکسائڈ اور اسی قسم کی گیسوں کے اخراج میں زیادتی ہے اور یہ عمل صنعتی کارخانوں اور کاروں ٹرکوں اور اسی قسم کی دیگر ٹرانسپورٹ سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں بھی زمینی تیل' کوئلہ یا گیس یا لکڑی جلائی جاتی ہے۔ اس سے بھی کاربن ڈائی آکسائڈ کا اخراج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور گیس بھی اس عمل میں ممد ہوتی ہے جو کہ ریفریجریٹرز میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ گیس فوم انڈسٹری اور انسولیشن میٹریل میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس قسم کی گیسیں جب ایک دفعہ فضا میں شامل ہو جائیں تو عرصہ دراز تک وہاں موجود رہتی ہیں۔ اور زمین کی گرمی کو واپس فضا میں جانے سے روکتی ہیں اور اس طرح زمین کے درجہ حرارت میں زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ یہ عمل صنعتی ترقی کی وجہ سے بہت زیادہ بڑھا پچھلی دو صدیوں میں کاربن ڈائی آکسائڈ اور دیگر اسی قسم کی گیسوں کی مقدار فضا میں تقریباً 20 فیصد بڑھ چکی ہے۔ اور جوں جوں یہ مقدار زیادہ ہوتی جاتی ہے زمین کا درجہ حرارت بھی بڑھتا جاتا ہے۔ جس کے نتائج کرہ ارض اور اس پر بسنے والے لوگوں کے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتے ہیں۔

عالمی درجہ حرارت بڑھنے کے نتائج

ماہرین کا کہنا ہے کہ درجہ حرارت کے بڑھنے کی وجہ سے گلیشئرز کے ٹوٹنے اور پگھلنے کا عمل تیز ہوگا جس کے نتیجہ میں سمندر کا لیول بلند ہو جائے گا اور اس طرح سمندر کے کنارے پر بسنے والے علاقے زیر آب آجائیں گے۔ بعض بندرگاہیں بے کار ہو جائیں گی۔ لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہو جائیں گے اور اوپر والے علاقوں کو ہجرت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سمندر کی سطح صرف 20 سنٹی میٹر بڑھ جانے سے نہ صرف بے شمار جزائر ناپید ہو جائیں گے بلکہ یورپ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک بھی اس سے شدید متاثر ہوں گے جہاں سمندروں کے کناروں پر بے شمار بستیاں موجود ہیں اور لوگ سمندروں کے قریب بہت زیادہ تعداد میں رہ رہے ہیں اور پاکستان ہندوستان بنگلہ دیش اور مشرقی ممالک مثلاً ملائشیا انڈونیشیا وغیرہ میں تو سب سے بڑھ کر تباہی آئے گی۔ اگر اگلی صدی میں بھی اس بارے میں کچھ نہ کیا گیا تو تمام دنیا کا درجہ حرارت 3.5 ڈگری سنٹی گریڈ تک بڑھ سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں سمندر کی سطح ایک میٹر تک بلند ہو جائے گی جس سے پیدا ہونے والی تباہی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

زراعت اور صحت پر بد اثرات

زراعت پر بھی اس کا برا اثر پڑ سکتا ہے۔ بارشوں کا موجودہ نظام بدل جائے گا۔ بے موسمی بارشوں میں شدت آجائے گی۔ جس سے فصلیں تباہ ہوں گی کئی ملکوں میں بے تحاشا بارشیں ہونگی اور کئی علاقے بارشوں سے بالکل محروم رہ جائیں گے۔ اور دور جانے کی بات نہیں آج کل بھی کئی علاقوں میں اتنی شدید بارشیں ہو رہی ہیں جو کہ پچھلے سو سال کے ریکارڈ توڑ رہی ہیں اور امریکہ جیسے ممالک بھی سیلابوں کی زد میں آرہے ہیں جہاں ان کی تمام ٹیکنالوجی اور مہارت بے کار نظر آتی ہے۔ تمام دنیا میں ماحول گرم ہو جانے کی وجہ سے کیڑوں مکوڑوں اور مچھروں کی بہتات ہو جائے گی۔ جو مزید بیماریاں پھیلانے کا موجب ہوں گے اور اس کے علاوہ یہ تمام حشرات الارض فصلوں پر یلغار کریں گے اور فی ایکڑ پیداوار کو متاثر کریں گے اور وہ علاقے جو ابھی تک بوجہ شدید سرد ہونے کے ان کی یلغار سے بچے ہوئے ہیں وہ بھی ان کی زد میں آجائیں گے۔

اس قسم کے موسمی تغیرات کی وجہ سے بہت سی نئی بیماریاں معرض وجود میں آنے کا خطرہ ہوگا۔ ہیضہ۔ ٹی بی اور چیچک جیسی بیماریاں جو بہت حد تک کنٹرول کی جا چکی ہیں وہ زیادہ گرم اور نم دار ماحول کی وجہ سے پھر زور پکڑ لیں گی۔

موجودہ صورتحال کو بدلنے کے طریقے

اس تمام صورت حال کو بدلنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ تمام دنیا میں جنگلوں کی کٹائی بند کی جائے نئے درخت اور جنگل لگانے کا اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ پودے اور درخت کاربن ڈائی آکسائڈ کو جذب کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں جو کہ ماحول پر خوش گوار اثر ڈالتی ہے۔ درخت سورج کی گرمی سے مکانات کو محفوظ رکھتے ہیں اور ان کا درجہ حرارت کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

گاڑیوں کی اصلاح

دوسرا سب سے ضروری کرنے کا کام یہ ہے کہ ہر قسم کی گاڑیاں جو دھواں خارج کرتی ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ ایسی گاڑیوں کو ہرگز سڑک پر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان گاڑیوں میں تیل کی بجائے گیس کے استعمال کو رواج دیا جائے۔ کیونکہ گیس تیل کی نسبت محفوظ ذریعہ توانائی ہے۔ بلکہ سب سے بہتر یہ ہے کہ توانائی کے لئے شمسی توانائی کو رواج دیا جائے جس سے ان گیسوں کے اخراج کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ تیل اور کوئلہ وغیرہ سے پیدا کی گئی توانائی کا استعمال کم کیا جائے اور اس کی ایک صورت کم از کم یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایرکنڈیشنز' ہیٹر' پنکھے' ٹی وی' کھانا پکانے والے چولھے اور اس قسم کے دوسرے آلات بلا ضرورت چلتے نہ رہنے دیں۔ بلکہ نہ ضرورت ہونے پر ان کو فوری طور پر بند کر دیں۔ اور بوقت ضرورت پھر چلالیں۔

عام شعور بیدار کیا جائے

اور سب سے بڑی ضرورت اس وقت اس بات کی ہے کہ پبلک کو ماحولیات کی معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ تاکہ صرف حکومتوں پر ہی اس کی ذمہ داری نہ رہے بلکہ پبلک بھی اس میں پوری طرح تعاون کرے جس کا ماحولیات کے بہتر بنانے میں بہت اچھا اثر ہوگا۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیع صاحب (کارکن دفتر مال آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ ساکن کوارٹر نمبر 35 صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ انور صاحبہ بنت محمد انور صاحب ساکن منظور کالونی بھلوال ضلع سرگودھا مبلغ۔/40000 روپے حق مہر پر مورخہ 99-2-26 بروز جمعۃ المبارک احمدیہ بیت الحمد بھلوال میں مکرم نسیم احمد صاحب بٹ مربی سلسلہ نے پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب کرام سے یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ عزیزہ مکرمہ فرزانہ جبیں صاحبہ بنت مکرم رانا ذوالفقار علی بھٹی صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم ملک لقمان احمد صاحب ولد ملک محمد یوسف صاحب (مرحوم) ساکن جرمنی کے ساتھ بیت المبارک میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھا۔

دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت خادم بیت

○ احمدیہ بیت الذکر کڑک ہاؤس لاہور چھاؤنی کے لئے ایک فل ٹائم ادھیڑ عمر خادم بیت کی ضرورت ہے۔ سلسلہ اور بیت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے اپنے امیر جماعت / صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست دیں۔

معرفت 13/5 اسد جان روڈ لاہور چھاؤنی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام بہاؤالحق سے تبدیل کر کے بہاؤالحق ذوالقرنین شمس رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے مجھے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

بہاؤالحق ذوالقرنین شمس
ولد شمس الحق دارالنصر شرقی ربوہ

درخواست دعا

○ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر کے چچا جان مکرم مرزا محمد جلیل صاحب کی ٹانگ میں فریکچر ہو گیا تھا۔ اب قدر آرام ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سال بھر مختلف تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ و دیگر تعلیمی معلومات سے متعلق تقریباً 400 اعلانات "الفضل" میں شائع کرواتی ہے۔ تاکہ طلبہ و طالبات کو یہ معلومات بروقت مل سکیں اور وہ اس سلسلہ میں کارروائی کر سکیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا یہ بھی فرض ہے کہ یہ اعلانات جو الفضل میں شائع ہوتے ہیں کا اپنے پاس ریکارڈ رکھیں اور اپنے سینٹرز میں ان کو آویزاں کریں نیز خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ و جماعتی اجلاسات میں ان کے بارے میں اعلان کروائیں تاکہ کوئی بھی احمدی طالب علم محروم نہ رہے۔ بہت سے طلباء و طالبات بروقت معلومات نہ ملنے کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا بروقت متعلقہ معلومات پہنچانا بہت فائدہ مند ہوگا۔ نیز سیکرٹریان تعلیم کو مختلف اداروں کے بارے میں جو بھی معلومات حاصل ہوں وہ چھپی ہوئی صورت میں نظارت ہذا کو ضرور ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

ماہر امراض قلب کی آمد

○ مکرم بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 99-3-14 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آوٹ ڈور سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 4-مارچ- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 17 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
5-مارچ غروب آفتاب۔ 6-12
6-مارچ طلوع فجر۔ 5-05
6-مارچ طلوع آفتاب 6-27

عالمی خبریں

عراق پر حملے بند کریں

روس نے امریکہ اور برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ عراق پر ہوائی حملے فوری بند کئے جائیں۔ عراق میں قائم کردہ ممنوعہ فضائی علاقے (نو فلائی زون) بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہیں۔

بھارت میں ایڈز

2000ء میں ایڈز کی بیماری بھارت میں ہولناک شکل اختیار کرلے گی اور مریضوں کی تعداد ایک کروڑ ہو جائے گی۔ بھارتی حکومت اس بات کو اہمیت نہیں دے رہی۔ آئندہ سال تک دنیا بھر میں ایڈز کے مریضوں کی مجموعی تعداد کا ایک چوتھائی بھارت میں آباد ہوگا۔ کرسچین امدادی اداروں نے کلینک اور مشاورتی مراکز کھول دیئے۔

قدامت پسندوں کو بری طرح شکست

ایران میں پہلے بلدیاتی انتخابات میں اعتدال پسندوں نے قدامت پسندوں (علماء) کو بری طرح شکست دے دی ہے قم میں 2 اور گیلان میں 15 عورتیں بھی کامیاب ہوئیں۔

فرانس کا بھی مطالبہ

روس کے علاوہ فرانس نے بھی کہا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے عراق پر حملوں کا کوئی جواز نہیں۔ بمباری بلا تاخیر بند کی جائے۔ عراقی عوام کی مشکلات تشویش ناک ہو گئی ہیں بار بار فوجی کارروائی سے صورت حال خراب ہو رہی ہے۔

کسووو میں خونریز جنگ

کسووو کے جنوب مشرقی علاقے میں تین مقامات پر خوں ریز جھڑپیں جاری ہیں۔ ایک جھڑپ میں ایک سرب فوجی سارجنٹ بھی مارا گیا۔ سربیا کا خیال ہے کہ کسووو لبریشن آرمی مقدونیہ کے راستہ کمک منگانا چاہتی ہے سربوں نے راستہ روکنے کے لئے مقدونیہ کی سرحدوں پر حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے ہیں۔ یورپی سلامتی کی تنظیم نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو امن معاہدے پر دستخط کر دینے چاہئیں۔

بھارت میں کاروں کی قیمت میں کمی

بھارت کی ماروتی کار کمپنی نے اپنی نئی کاروں کی قیمتوں میں کمی کر دی ہے جس سے پرانی کاروں کی قیمتوں میں بھی کمی ہو گئی ہے۔

آٹھ غیر ملکی سیاح قتل

یوگنڈا میں روانڈا کے باغیوں نے 8 غیر ملکی سیاحوں کو قتل کر دیا۔ چودہ سیاحوں کو ایک روز قبل سرحدی علاقہ کے ایک پارک سے اغوا کیا گیا۔ ان میں سے چار جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

صدر قذافی راضی ہو گئے

لیبیا کے صدر معمر القذافی لاکربی حادثہ کے ملزمان ہالینڈ کے حوالے کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی طرف سے مقدمہ کی منصفانہ سماعت کی یقین دہانی کرائی گئی۔-

اسامہ بن لادن کی اگلی کارروائی

فلپائن میں آزاد اسلامی ریاست کے قیام کے لئے اسامہ بن لادن نے اسلحے کی بھاری کھیپ بھیج دی ہے علیحدگی پسند مسلمانوں نے کوششیں تیز کر دیں۔ فلپائنی بحریہ کے جہاز علاقے میں پھیل گئے۔ دو ہزار مسلح مسلمان بھی الرٹ ہو گئے مورو اسلامک لبریشن فرنٹ کے سربراہ محمد مراد نے مذکورہ اسلحہ کی فراہمی کی تردید کی ہے جبکہ فلپائنی بحریہ نے اس کی تصدیق کی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

نواز شریف اور سیف الرحمٰن کو نوٹس

بے نظیر بھٹو کی طرف سے توہین عدالت کی درخواست پر وزیراعظم نواز شریف اور احتساب سیل کے چیئرمین سینیٹر سیف الرحمٰن کو سندھ ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کر دیئے ہیں اس کے علاوہ اٹارنی جنرل 'روزنامہ جنگ' اور نوائے وقت کو بھی نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ بے نظیر کی طرف سے یہ درخواست 28- فروری کو احتساب بیورو کی جانب سے بے نظیر اور زرداری کی مبینہ مالی بدعنوانیوں کے حوالے سے اشتہار شائع کرانے پر دائر کی گئی۔ بے نظیر کے وکیل نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اشتہار میں قائد حزب اختلاف کی ساکھ کو سکینڈلائز کیا گیا۔ احتساب کورٹس کے فیصلوں کی پیش بینی کی گئی۔ اخبارات کو غیر قانونی اور قابل اعتراض مواد شائع کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔

سپریم کورٹ شریعت اپیلٹ بنچ

سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ نے سود کے بارے میں اپیل کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ قرضوں کی ادائیگی کے لئے حساس اداروں کی نجکاری قومی مفاد میں نہیں۔ حکومت نے شرعی عدالت کے فیصلے پر 7 سال عمل نہ کیا۔ ہمارے فیصلے سے بھی اسی سلوک کی توقع ہے۔ ملک کا کوئی دشمن بھی حساس یا بنیادی صنعتیں خرید سکتا ہے۔ مغلوں نے یہی غلطی کی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری کا قتل

لیہ سے پنجاب اسمبلی کے رکن اور پارلیمانی سیکرٹری غلام محمد سواگ کو قتل کر دیا گیا۔ مقتول ایم پی اے اپنے گھر واقع لیہ میں بیٹھے تھے کہ چادر اوڑھے ایک شخص نے اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ اور بعد ازاں باہر کھڑے ساتھی کی موٹر سائیکل پر بیٹھ کر فرار ہو گیا۔

دوبارہ برسراقتدار آئیں گے

سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم دوبارہ اقتدار میں آئیں گے۔ کوئی نہیں روک سکتا۔ ہم نے بہت برداشت کیا اب برداشت کی حد ہو چکی۔ اب چالیس چوروں کو عوام کے ایک ایک پیسے کا حساب دینا ہوگا۔ کشکول توڑنے کا دعویٰ کرنے والے کشکول لئے دنیا بھر میں گھوم رہے ہیں۔ سیف الرحمان نے احتساب پر کروڑوں روپے خرچ کر ڈالے اور احتساب بیورو کے ملازم نے پول کھول دیا۔ پاکستانی حکومت کو آٹھ لاکھ فرانک جرمانہ ہوا۔ سندھ پنجاب سرحد اور بلوچستان سب کا نعرہ ہے۔ "نواز شریف الوداع" دوبارہ برسراقتدار آکر غریبی اور مہنگائی ختم کر دیں گے۔ خدا ظالموں کی رسی دراز کرتا ہے لیکن اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

موٹر سائیکل رکشوں پر پابندی

حکومت پنجاب نے موٹر سائیکل رکشوں پر پابندی لگا دی ہے۔ موٹر سائیکلوں کو رکشوں میں بدل کر قانون کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ یہ سواری انسانی جانوں کے لئے خطرناک ہے۔ سیکرٹری ٹرانسپورٹ پنجاب نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو فوری کارروائی کی ہدایت کی ہے۔ سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے ایک سال تک فریقین کا موقف سننے کے بعد فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔

بلوچستان میں خصوصی عدالتیں

بلوچستان میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ اپیلیں فوری نمٹانے کے لئے دو ڈویژن بنچ بھی قائم کر دیئے گئے ہیں۔ کیسوں کی سماعت 7 دن کے اندر اور اپیلیں بھی سات دن میں نمٹا دی جائیں گی۔

این آئی ٹی میں جو بچا

سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ میں سود کے بارے میں اپیل کے دوران ریمارکس میں فاضل عدالت نے کہا این آئی ٹی میں جو بچا سرکار نے اپنے لوگ رکھ کر لوٹ لیا۔ سود کے معاملے پر معاونت کے لئے سوڈان سعودی عرب اور ایران کے مرکزی بینکوں کے گورنروں کی رہنمائی لی جائے۔ وزارت قانون کو عدالت نے ہدایت جاری کر دی۔

اشتہار پر ہنگامہ

احتساب بیورو کے اشتہار پر سینٹ میں ہنگامہ ہو گیا۔ سیاسی قائدین پر الزامات لگائے گئے۔ کردار کشی ختم نہ ہوئی تو سینٹ میں قانون سازی نہ ہونے دیں گے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر
اور ماحول ربوہ میں • مکانات
• پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15 کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508 - 212626

آپکی جملہ ہومیو پیتھک ضروریات پوری کرنیوالا ادارہ
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

عید الاضحیہ پر خصوصی پیکج
جرمن ری کنڈیشنڈ فریج - فریزر جو خصوصی طور پر گرم مرطوب علاقوں کیلئے بنائے گئے ہیں۔ خصوصی رعایت کیساتھ پیش خدمت ہیں۔
واحد اللہ جاوید
ری پبلک کولنگ سنٹر ریلوے روڈ ربوہ
927

مکان برائے فروخت
دارالفتوح میں نہایت ہی موزوں جگہ پر ایک مکان مناسب قیمت پر قابل فروخت ہے۔ رقبہ بارہ (12) مرلے مشتمل بر دو (2) بیڈ روم سٹور۔ کچن۔ برآمدہ۔
برائے رابطہ:۔ لطیف احمد کاہلوں
141- کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ
فون: 211086

البشیرز
معروف و قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد نافرنیا کلاتھ
نئی وراثتی نئی جہت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کیساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پیشکش: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
فون شوروم پتوکی 04942-3171
شوروم ربوہ 04524-510